

غالی یا غُلات

<"xml encoding="UTF-8?">



غالی یا غُلات ان افراد کو کہا جاتا ہے جو امام علیؑ اور آپؐ کی اولاد کی نسبت ربوبیت یا نبوت کا دعوا کرتے ہیں اور ان کی توصیف اور مدحت میں افراط سے کام لیتے ہیں۔

فرق و مذاہب کے منابع میں غالی فرقوں کی تعداد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، ان کی تعداد کم سے کم 9 اور زیادہ سے زیادہ 100 ذکر کی گئی ہے۔ علوم مذاہب سے مربوط منابع میں شیعوں منسوب غالیوں کے بعض مشہور فرقوں میں سبائیہ (عبد اللہ بن سبا کے پیروکار)، کیسانیہ، بیانیہ، خطابہ، بشیریہ اور مُفَوَّضہ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ شیعہ ائمہ کے لئے ربوبیت اور نبوت اور ان فرقوں کے بانیوں کے لئے امامت یا نبوت کا دعوا ان فرقوں کا مشترکہ خاصہ ہے۔

غیبت صغریٰ کے دوران ائمہ معصومینؑ کے بعض اصحاب نے امام زمانہؑ کی نیابت کے ادعا کے ساتھ ساتھ کچھ غلو آمیز عقائد کے ذریعے اپنے لئے پیروکار جمع کئے ہیں۔ مؤرخین کے مطابق اس سلسلے میں امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے حسن شریعی، محمد بن علی شَلَمغانی، احمد بن ہلال عَبْرَتایی اور محمد بن نصیر نَمیری جیسے افراد کا نام لیا جا سکتا ہے۔

محققین کے مطابق شیعوں کے غالی فرقے ائمہ معصومینؑ کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے کے ذریعے سادہ لوح شیعوں کو اپنی طرف راغب کر کے ان کی صفوں میں اختلاف اور تفرقہ پیدا کرتے تھے جو شیعوں کی طاقت کے ضائع ہونے اور شیعہ مذہب کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا موجب بنا ہے۔

اجمالی تعارف اور اہمیت

غالی اس شخص کو کہا جاتا ہے جو امام علیؑ اور آپؐ کی اولاد میں سے شیعہ ائمہ معصومینؑ کی طرف ربوبیت یا نبوت کی نسبت دے اور ان کی توصیف اور فضیلت میں حد اعتدال سے ہٹ کر افراط کا شکار ہو جائے۔[1] فرقہ شناسی سے مربوط کتابوں میں غلو کی پیدائش اور غالیوں کے اعتقادات کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔[2] شیعہ حدیثی منابع میں شیعہ ائمہؑ نے بعض غالیوں کا نام لے کر ان پر لعنت کی ہے اور ان کی ملامت کی ہے۔[3] کہتے ہیں غالیوں کے بعض عقائد ائمہ معصومینؑ کے فضائل اور بعض عقائد ائمہ کی ذات سے مربوط ہیں کہ غالی ان ہستیوں کو ربوبیت کی حد تک لے جاتے ہیں۔ اسی لئے علم کلام میں غالیوں کے اعتقادات سے بھی بحث کی جاتی ہے۔[4] علم رجال میں علمائے رجال نے بعض راویوں کی طرف غلو کی نسبت دی ہے۔[5] ان

کے نزدیک کسی حدیث کے راوی کا غالی ہونا اس حدیث کے ضعیف ہونے اور اس راوی کے ثقہ نہ ہونے کی علامت ہے۔ [6] علم فقہ میں بھی غالیوں سے مربوط احکام بیان ہوئے ہیں۔ [7]

غلو

تفصیلی مضمون: غلو

غلو ایک کلامی اصطلاح ہے جس کے معنی ہیں دینی عقائد کی متعین حدود سے ہٹ کر افراطی نظریے کا اظہار کرنا۔ [8] غلو کے بعض مصادیق میں: انبیاء یا ائمہ معصومینؑ میں سے کسی کو خدا ماننا، کائنات کی تدبیر میں ان کو خدا کا شریک قرار دینا، کسی کو فرزند خدا قرار دینا، [9] ائمہ معصومین میں سے کسی کو نبوت میں پیغمبر اکرمؐ کے ساتھ شریک ماننا، امام علیؑ یا شیعہ ائمہؑ میں سے کسی کی نبوت کا قائل ہونا اور مہدی موعود کے علاوہ کسی کی مہدویت کا قائل ہونا شامل ہیں۔ [10] تمام شیعہ فقہاء کا اجماع ہے کہ امام علیؑ یا دوسرے کسی بھی ائمہؑ کے بارے میں ربوبیت کا قائل ہونا کفر ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر شمار ہوگا۔ [11] بعض فقہاء کے مطابق اگر غلو کا نظریہ ضروریات دین میں سے کسی کے انکار تک منتہی ہو تو یہ بھی کفر کا باعث ہے۔ [12]

غالیوں کے فرقے

فرقہ شناسی سے مربوط کتابوں میں غالیوں کے فرقوں کی تعداد کے بارے میں اختلاف نظر پایا جاتا ہے۔ [13] تاریخ کے محقق نعمت اللہ صفری فروشانی فرقہ شناسی سے مربوط بعض کتابوں میں انجام دی گئی تحقیق کے مطابق کہتے ہیں کہ غالیوں کے فرقوں کی کم سے کم تعداد 9 اور زیادہ سے زیادہ تعداد 100 تک بتائی گئی ہے۔ [14] غالیوں کے بعض مشہور فرقے درج ذیل ہیں:

سبائیہ (سبئیہ)

تفصیلی مضمون: عبد اللہ بن سبا

سبائیہ عبد اللہ بن سباؑ کے پیروکاروں کو کہتے ہیں۔ [15] فرقہ شناسی سے مربوط منابع کے مصنفین سبائیہ کو شیعوں سے منسوب غالیوں کا پہلا فرقہ شمار کرتے ہیں۔ [16] تیسری اور چھوٹی صدی ہجری کے متکلم ابوالحسن اشعری "مقالات الاسلامیین" میں لکھتے ہیں کہ سبائیہ کا عقیدہ ہے کہ امام علیؑ وفات نہیں پائے اور قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں واپس آئیں گے اور ظلم و جور سے بھری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ [17] رجال کشی میں امام صادقؑ سے مروی حدیث میں یوں نقل ہوا ہے کہ سبائیہ فرقے کا بانی عبد اللہ بن سباؑ خود کو نبی اور امام علیؑ کو خدا مانتا تھا۔ [18]

کیسانیہ

کیسانیہ شیعوں کا ایک ایسا گروہ ہے جو محمد بن حنفیہ کی امامت کے معتقد تھے۔ [19] شہرستانی کتاب الملل و النحل میں لکھتے ہیں کہ محمد بن حنفیہ کے بعد ان کے پیروکاروں میں اختلاف پیدا ہوا۔ [20] ان میں سے بعض اس بات کے قائل تھے کہ محمد بن حنفیہ وفات نہیں پائے بلکہ دوبارہ واپس آکر زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ [21] جبکہ ان میں سے بعض دوسرے گروہ کہتے تھے کہ محمد بن حنفیہ وفات پائے ہیں اور ان کے بعد امامت ان کے بیٹے ابو ہاشم کی طرف منتقل ہوئی ہے۔ [22] کتاب «فرہنگ فرق اسلامی» کے مصنف، مورخ اور تہران یونیورسٹی کے استاد محمد جواد مشکور (متوفی: 1374 ہجری شمسی) کے مطابق فرقہ کیسانیہ محمد بن حنفیہ کے بعد بارہ گروہوں میں تقسیم ہو گئے [23] البتہ محمد بن حنفیہ کی امامت ان سب کا مشترکہ عقیدہ شمار ہوتی ہے۔ [24] کیسانیہ کے بعض فرقے یہ ہیں: ہاشمیہ، [25] کربیہ، [26] حمزیہ، [27]

فرقہ خطابیہ أَبُو الْخَطَّابِ مُحَمَّد بن أَبِي زَيْنَب کے پیروکار تھے۔ [30] شہرستانی کے مطابق ابو الخطاب ائمہ معصومین کو شروع میں پیغمبر پھر اس کے بعد ان ہستیوں کو خدا مانتا تھا اور امام صادق اور آپ کے آباء و اجداد کی الوہیت اور ربوبیت کا قائل تھا، وہ کہتا تھا امام صادق اپنے زمانے کا خدا ہے اور امام در حقیقت وہ نہیں ہے جسے یہ حس کرتا ہے اور ان سے یہ احادیث نقل کرتا ہے بلکہ امام چونکہ عالم بالا سے تشریف لائے ہیں اس لئے انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ [31] رجال کشی میں بعض احادیث نقل ہوئی ہیں جن میں امام صادق نے ابو الخطاب کی تکذیب کرتے ہوئے ان کو جھوٹا قرار دیا ہے اور ان سے بے زاری کا اظہار کرتے ہوئے ان پر لعنت کی ہے۔ [32] خطابیہ خود چند گروہوں میں تقسیم ہوا جن میں سے بعض یہ ہیں: مُحَمَّسہ، [33] بَزِیعِیہ، [34] عمیریہ، [35] اور مُعَمَّرِیہ۔ [36]

فرقہ مغیریہ مُغِیرَہ بن سعید عَجَلِی کے پیروکار تھے۔ [37] کتاب فِرْقُ الشَّیعَہ میں نوبختی کے مطابق مغیرہ بن سعید کے ماننے والے اسے امام سمجھتے تھے اور اس بات کے معتقد تھے کہ امام حسین، امام سجاد اور امام باقر نے ان کے بارے میں وصیت کر تے ہوئے ان کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔ [38] اسی طرح وہ امام صادق کی امامت کے منکر تھے اور اس بات کے معتقد تھے کہ امام باقر کے بعد امام علی کی نسل اور خاندان سے کوئی امام نہیں آئے ہیں اور امام مہدی کے ظہور تک مغیرہ بن سعید ہی امام ہونگے۔ [39] اسی طرح مغیریہ کا عقیدہ تھا کہ محمد بن عبد اللہ بن حسن جو کہ نفس ذکیہ کے نام سے معروف تھے، مہدی موعود ہیں اور جب وہ انتقال کر گیا تو انہوں نے کہا کہ ان کا انتقال نہیں ہوا بلکہ وہ مکہ میں «عَلَمِیہ» نامی ایک پہاڑ پر زندگی گزار رہے ہیں یہاں تک کہ ان کے ظہور کا وقت آجائے۔ [40] امام صادق اور امام رضا سے نقل ہونے والی احادیث میں ان پر امام باقر کی طرف جھوٹ کی نسبت دینے کے سبب لعنت کی گئی ہیں۔ [41] منصورِیہ

فرقہ منصورِیہ ابو منصور عَجَلِی کے پیروکار تھے۔ [42] شہرستانی کے مطابق ابو منصور عَجَلِی نے شروع میں اپنے آپ کو امام باقر کے نزدیک کیا؛ لیکن جب ان کے باطل عقائد کی وجہ سے امام باقر نے ان سے بے زاری کا اظہار کیا تو امامت کا دعوا کرتے ہوئے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دینے لگا۔ [43] نوبختی کے مطابق ابو منصور دعوا کرتا تھا کہ خدا نے ان کو آسمان پر لے جا کر ان سے گفتگو کی ہے، خدا نے اپنے ہاتھوں سے ان کی نوازش کی اور سریانی زبان میں اسے اپنا بیٹا کہا۔ [44] نوبختی کہتے ہیں کہ ابو منصور نے امام باقر کی وفات کے بعد یہ دعوا کیا کہ امام باقر نے ان کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔ [45] اسی طرح کہتے ہیں کہ وہ شیعوں کے پہلے پانچ ائمہ کو نبی مانتا تھا اور وہ خود اور ان کی نسل سے چھ پشت قائم کے ظہور تک پیغمبر ہیں۔ [46] رجال کشی میں منقول ایک حدیث میں امام صادق نے ابو منصور پر لعنت بھیجتے ہوئے ان کو شیطان کا نمائندہ قرار دے دیا ہے۔ [47] بشیریہ

فرقہ بشیریہ محمد بن بشیر کوفی کے پیروکار تھے۔ [48] ان کا عقیدہ تھا کہ امام موسی کاظم نہ زندان میں قیدی تھے اور نہ ان کی وفات ہوئی ہے؛ بلکہ آپ مہدی قائم ہیں جو کہ غایب ہیں اور اپنی غیبت کے دوران آپ نے محمد بن بشیر (اس فرقہ کے بانی) کو اپنا وصی اور جانشین مقرر فرمایا ہے اور اپنی انگوٹھی، علم اور ہر وہ چیز جو دنیوی اور اخروی لحاظ سے لوگوں کی ضرورت ہے، ان کو بخش دی ہے۔ [49] اسی طرح ان کا عقیدہ تھا کہ

محمد بن بشیر کے بعد ان کا بیٹا سمیع ان کا وصی اور امام ہے اور جس کے بارے میں سمیع بن محمد اپنے بعد وصیت کرے وہ مفترض الطاعة امام ہوگا یہاں تک کہ امام موسیٰ کاظم ظہور کرے۔ [50] امام موسیٰ کاظم سے منقول ایک حدیث میں آپ نے تین مرتبہ محمد بن بشیر پر لعنت بھیجی ہے۔ [51] سرّیہ

فرقہ سرّیہ «سرّی اقصم» نامی شخص کے پیروکار تھے۔ [52] ان کا عقیدہ تھا کہ سرّی پیغمبر تھا جسے امام صادق نے بھیجے ہیں اور حضرت موسیٰ کی طرح طاقتور اور امین ہے اور وہی روح ان میں بھی ہے۔ [53] اسی طرح ان کا عقیدہ تھا کہ امام صادق ہی اسلام ہیں اور اسلام سلام ہے اور وہ خدا ہیں اور ہم اسلام کے فرزند ہیں۔ [54] سرّی کے پیروکار لوگوں کو سری کی نبوت کی طرفت دعوت دیتے تھے اور امام صادق کے لئے نماز پڑھتے تھے۔ حج اور روزہ بھی امام صادق کے لئے رکھتے تھے۔ [55] امام صادق نے ایک حدیث میں سرّی کو کذاب قرار دیتے ہوئے ان پر لعنت بھیجی ہے۔ [56] عقیدے کے نام سے معروف فرقے

کتب ملل و نحل میں غالیوں کے بعض فرقے ان کے عقیدوں کے نام سے معروف ہوئے ہیں۔ [57] ان میں سے بعض فرقے درج ذیل ہیں:

- اثنینیہ: غالیوں کا ایک گروہ جو پیغمبر اکرمؐ اور امام علیؑ دونوں کو خدا مانتا تھا۔ [58] ان میں سے بعض پیغمبر اکرمؐ کی ربوبیت اور الوہیت کو مقدم قرار دیتے تھے وہ «میمیہ» جبکہ ان میں سے بعض امام علی کی ربوبیت کو مقدم سمجھتے تھے وہ «عینیہ» کے نام سے معروف ہوئے۔ [59]
 - ازدیریہ: یہ گروہ امام علیؑ کی الوہیت کے قائل تھے اور کہتے تھے وہ علی جو حسنینؑ کے والد ہیں اور اس دنیا میں زندگی گزارتے ہیں وہ «علی ازدری» نامی ایک شخص ہے اور وہ علی جو امام ہیں وہ چونکہ صانع ہے اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ [60]
 - مفوضہ: شیعوں کا ایک گروہ جو تفویض کے قائل تھے۔ [61] تفویض کے ایک معنی یہ ہیں کہ خدا نے پیغمبر اکرمؐ اور امام علیؑ کو خلق کرنے کے بعد کائنات کے امور مثلاً خلق کرنا، موت اور زندگی دینا، بندوں کو رزق و روزی دینا وغیرہ ان دو ہستیوں کے حوالے کیے ہیں۔ [62]
 - ذبابیہ، غرامیہ اور ذمامیہ: غالیوں کا ایک گروہ جو سب کے سب اس عقیدے میں مشترک تھے کہ نبوت امام علیؑ کا حق ہے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ جبرئیل نے امام علیؑ اور پیغمبر اکرمؐ میں شہادت کی وجہ سے نزول وحی کے دوران غلطی سے وحی پیغمبر اکرمؐ پر اتاری ہے۔ [63] سید محسن امین شیعوں کی طرف ان فرقوں کی نسبت کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے مدعی ہیں کہ ایسے فرقوں کا نام شیعوں کے ان آثار میں کہیں بھی نہیں ملتا جنہیں فرقہ شناسی کی خاطر لکھی گئی ہیں۔ [64] وہ اس بات کے معتقد ہیں کہ ان فرقوں کا نام شیعوں کو بدنام کرنے اور ان سے لوگوں کو متنفر کرنے کے لئے جعل کئے گئے ہیں۔ [65]
 - شریکیہ: ایک گروہ جو اس بات کے معتقد تھے کہ جس طرح حضرت ہارون نبوت میں حضرت موسیٰ کے ساتھ شریک تھے اسی طرح امام علیؑ بھی نبوت میں پیغمبر اکرمؐ کے ساتھ شریک تھے۔ [66] غیبت صغریٰ میں جھوٹے نائبین امام زمانہؑ
- کہا جاتا ہے کہ غیبت صغریٰ کے دوران بعض معروف شیعہ شخصیات بھی غلو میں گرفتار ہوئے اور اپنے اور امام زمانہؑ کے بارے میں بعض غلط اور بے بنیاد دعوے کرتے ہوئے خو کو امام مہدیؑ کا نائب خاص قرار دئے ہیں۔ [67] ان کے پیروکار بھی تھے جو ان کے باتوں کی وجہ سے ان کی پیروی کرنے لگے تھے۔ [68] ذیل میں ان میں سے

بعض کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

- شریعیہ: امام ہادیؑ اور امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے حسن شریعی کے پیروکار تھے۔ [69] امام حسن عسکریؑ کی وفات کے بعد وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے غیبت صغریٰ میں جھوٹا دعوا کرتے ہوئے اپنے آپ کو امام مہدیؑ کا نائب قرار دیا تھا۔ [70] اس کے بعد امام مہدیؑ کی طرف سے ایک توقیع صادر ہوئی [71] جس کے بعد شیعوں نے ان سے بے زاری اختیار کی اور ان پر لعنت بھیجتے تھے۔ [72]
 - نمیریہ: محمد بن نصیر نمیری کے پیروکاروں کو کہا جاتا ہے۔ [73] شیخ طوسی کتاب الغیبہ کہتے ہیں کہ نمیری امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے تھا، امام کی شہادت کے بعد امام زمانہ کے وکیل اور نائب ہونے کا دعوا کیا۔ [74] سعد بن عبداللہ اشعری کتاب المقالات و الفرق میں کہتے ہیں کہ محمد بن نصیر امام ہادیؑ کو خدا اور خود کو نبی و خدا کا بھیجا ہوا مانتا تھا۔ [75] اسی طرح کہا جاتا ہے کہ وہ لواط اور دوسرے محرمات کو جائز سمجھتا تھا۔ [76]
 - شلمغانیہ: محمد بن علی شلمغانی کے پیروکاروں کو کہا جاتا ہے، شلمغانی امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے تھا۔ [77] کہا جاتا ہے کہ وہ شروع میں شیعہ فقہاء میں سے تھا اور امام حسن عسکریؑ کی شہادت کے بعد امام زمانہؑ کے نائب خاص بننے کی خواہش اور امید رکھتا تھا لیکن اس منصب پر حسین بن روح نوبختی فائز ہوئے۔ اسی بنا پر اس نے حسین بن روح کے خلاف سازش کی اور حسین بن روح اور دیگر نائبین امام زمانہ کی طرف جعلی باتوں کی نسبت دینا شروع کیا۔ [78] حلول اور تناسخ کے عقیدے کی نسبت شلمغانی کی طرف دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ اس بات کا عقیدہ رکھتا تھا کہ خدا کی روح حضرت آدمؑ میں حلول کر گئی ہے پھر ان کے بعد دوسرے انبیاء میں حلول ہوئی ہے اور یہاں تک کہ امام حسن عسکریؑ تک پہنچی ہے اور امام حسن عسکریؑ کے بعد خود شلمغانی کے بدن میں حلول کر گئی ہے۔ [79] امام مہدیؑ سے نقل ہونے والی ایک توقیع میں آپؑ نے شلمغانی پر لعنت بھیجی ہیں اور ان سے بیزاری اختیار کرتے ہوئے اس کے مرتد ہونے کا حکم صادر کئے ہیں۔ [80]
 - ہلالیہ: احمد بن ہلال عَبرتایی کے پیروکاروں کو کہا جاتا ہے، [81] جو کہ امام ہادیؑ اور امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے تھا۔ [82] شیخ طوسی کتاب الغیبہ میں لکھتے ہیں کہ احمد بن ہلال نے امام حسن عسکریؑ کی شہادت کے بعد محمد بن عثمان کی وکالت اور نیابت کا انکار کیا جس کے کچھ عرصے بعد امام زمانہؑ کی طرف سے ایک توقیع میں ان پر لعنت بھیجی گئی ہیں۔ [83]
 - ہلالیہ: محمد بن علی بن ہلال سے منسوب ایک گروہ۔ [84] کہ جاتا ہے کہ ہلال شروع میں امام حسن عسکریؑ کے اصحاب [85] اور امام عصرؑ کے وکلاء میں سے تھا اور امام کے نام پر وجوہات بھی جمع کرتا تھا؛ [86] لیکن جب محمد بن عثمان امام کی طرف سے نائب کے طور پر منتخب ہوئے اور ان سے ان کے پاس جمع شدہ اموال کا مطالبہ کیا گیا تو انہوں نے محمد بن عثمان کی نیابت کا انکار کرتے ہوئے ان اموال کو دینے سے انکار کیا اور امام زمانہؑ کا نائب خاص ہونے کا دعوا کیا۔ [87]
- شیعوں پر غالبوں کا اثر
- محققین کے مطابق ائمہ معصومینؑ اور شیعہ علماء نے ہمیشہ غالبوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ان کی نابودی اور شیعوں کو غالبوں کے ساتھ معاشرت سے ممانعت کی ہے تاکہ غالبوں کے غلط افکار کو شیعوں میں سرایت کرنے سے روکا جا سکے؛ لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود شیعہ غالبوں کے غلط افکار کے اثرات سے محفوظ نہیں رہا۔ [88] غالی شیعہ ائمہ کی طرف جھوٹی نسبت دیتے ہوئے اپنے باطل اور انحرافی عقائد کو ائمہ معصومینؑ

کی طرف نسبت دیتے تھے جو ائمہ معصومینؑ کو بدنام کرنے کے ساتھ ساتھ لوح لوگوں کے دلوں میں ائمہ کے خلاف دشمنی اور کدورت پیدا کرتے اور شیعوں کو دوسرے اسلامی مذاہب سے دور کرنے کا موجب بنا۔ [89] اسی طرح غالی اپنے جھوٹے اور باطل عقائد کو ائمہ کے بعض خاص اصحاب کی طرف نسبت دینے کے ذریعے بھی شیعہ ائمہ کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ [90]

اسی طرح شیعہ تحریکوں کو بھی بدنام کرنے میں غالیوں کا بڑا کردار رہا ہے۔ [91] تاریخ کے محقق نعمت اللہ صفری فروشانی کے مطابق اگرچہ شیعہ تحریکوں کو بدنام کرنے میں غالیوں کا براہ راست کوئی کردار نہیں تھا لیکن؛ شیعوں کے دشمن ان تحریکوں کو بدنام کرنے کے لئے ان کے رہنماؤں کی طرف غلو کی نسبت دیتے تھے اور ان کے نام سے جھوٹے فرقے ایجاد کرتے تھے۔ [92] بعض غالی بھی اپنے آپ کو ان تحریکوں کے رہنماؤں کے ساتھ نسبت دینے کے ذریعے ان تحریکوں کو منحرف کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ مثلاً غالیوں کے فرقہ مغیریہ نے نفس ذکیہ کی حمایت کے بہانے اپنے مخالفین کو قتل کیا، لیکن منصور عباسی ان تمام جرائم کی نسبت نفس ذکیہ کی طرف دے کر ان کو بدنام کرتا تھا۔ [93] بہر حال غالیوں کے غلط افکار سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دشمن عام لوگوں کو شیعوں کے خلاف اکساتے اور شیعوں کو بدنام کرتے تھے یہاں تک کہ وہابی اور بعض مستشرقین ایسے غالیوں کے اعتقادات کو بھی شیعوں کی طرف نسبت دیتے تھے جن سے شیعہ ائمہ اور علماء نے بے زاری اختیار کرتے ہوئے ان کے اعتقادات کو باطل قرار دیا ہے۔ [94]

صفری فروشانی کے مطابق غالی شیعہ ائمہ کے اذہان کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے ذریعے سادہ لوح شیعوں کو اپنی طرف مائل کرنے اور شیعوں کی صفوں میں انتشار اور تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے جو شیعوں کی طاقت کے منتشر ہونے اور دشمن کی طرف سے ناقابل تلافی نقصان اٹھانے کا موجب بنا۔ [95]

حوالہ جات

1. شیخ مفید، تصحیح الاعتقادات، 1414ھ، ص 131۔
2. نمونہ کے لئے ملاحظہ کریں: شہرستانی، الملل و النحل، 1364 ہجری شمسی، ج 1، ص 203 و 220۔
3. نمونہ کے لئے ملاحظہ کریں: شیخ طوسی، اختیار معرفة الرجال، 1409ھ، ج 1، ص 304۔
4. صفری فروشانی، «جریان شناسی غلو»، ص 114۔
5. نمونہ کے لئے ملاحظہ کریں: نجاشی، رجال النجاشی، 1407ھ، ص 156؛ خویی، معجم رجال الحديث، 1409ھ، ج 20، ص 149-150۔
6. نمونہ کے لئے ملاحظہ کریں: نجاشی، رجال النجاشی، 1407ھ، ص 156؛ خویی، معجم رجال الحديث، 1409ھ، ج 20، ص 149-150۔
7. نمونہ کے لئے ملاحظہ کریں: نجفی، جواهر الکلام، 1362 ہجری شمسی، ج 4، ص 80 و ج 30، ص 102۔
8. ابن عاشور، التحرير و التنوير، 1420ھ، ج 4، ص 330۔
9. علامہ مجلسی، بحار الانوار، 1403ھ، ج 25، ص 346؛ صدر، بحوث فی شرح العروة الوثقی، 1408ھ، ج 3، ص 306۔
10. علامہ مجلسی، بحار الانوار، 1403ھ، ج 25، ص 346؛ مقریزی، المواعظ و الاعتبار، 1418ھ، ج 4، ص 184۔
11. حکیم، مستمسک العروة الوثقی، 1391ھ، ج 1، ص 386۔
12. شیخ انصاری، کتاب الطہارۃ، 1415ھ، ج 5، ص 150؛ حکیم، مستمسک فی شرح العروة الوثقی، 1391ھ، ج 1، ص 386۔

13. صفری فروشانی، غالیان (چاوشی در جریان ہا و برآیندہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 61۔
14. نمونہ کے لئے ملاحظہ کریں: صفری فروشانی، غالیان (چاوشی در جریان ہا و برآیندہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 61-62۔
15. اشعری، مقالات الاسلامیین، 1400ھ، ص 15؛ شہرستانی، الملل و النحل، 1364 ہجری شمسی، ج 1، ص 204۔
16. نوبختی، فرق الشیعہ، انتشارات دار الاضواء، ص 22؛ اشعری، مقالات و الفرہ، 1360 ہجری شمسی، ص 20۔
17. اشعری، مقالات الاسلامیین، 1400ھ، ص 15۔
18. شیخ طوسی، اختیار معرفۃ الرجال، 1409ھ، ج 1، ص 107۔
19. نوبختی، فرق الشیعہ، انتشارات دار الاضواء، ص 23۔
20. شہرستانی، الملل و النحل، 1364 ہجری شمسی، ج 1، ص 37۔
21. شہرستانی، الملل و النحل، 1364 ہجری شمسی، ج 1، ص 37۔
22. شہرستانی، الملل و النحل، 1364 ہجری شمسی، ج 1، ص 37۔
23. مشکور، فرہنگ فرق اسلامی، 1375 ہجری شمسی، ص 375۔
24. بغدادی، الفرق بین الفرہ، 1977م، ص 27۔
25. نوبختی، فرق الشیعہ، انتشارات دار الاضواء، ص 30-31؛ اشعری، مقالات الاسلامیین، 1400ھ، ص 20۔
26. خوارزمی، مفاتیح العلوم، دار المتاب العربی، ص 49؛ نوبختی، فرق الشیعہ، انتشارات دار الاضواء، ص 27۔
27. اشعری قمی، مقالات و الفرہ، 1361 ہجری شمسی، ص 56۔
28. نوبختی، فرق الشیعہ، انتشارات دار الاضواء، ص 34؛ بغدادی، الفرق بین الفرہ، 1977م، ص 28؛ مقریزی، المواعظ و الاعتبار، 1418ھ، ج 4، ص 182۔
29. اشعری، مقالات و الفرہ، 1361 ہجری شمسی، ص 28؛ اشعری، مقالات الاسلامیین، 1400ھ، ص 22۔
30. نوبختی، فرق الشیعہ، انتشارات دار الاضواء، ص 69؛ شہرستانی، الملل و النحل، 1364 ہجری شمسی، ج 1، ص 210۔
31. شہرستانی، الملل و النحل، 1364 ہجری شمسی، ج 1، ص 210۔
32. نمونہ کے لئے ملاحظہ کریں: شیخ طوسی، اختیار معرفۃ الرجال، 1409ھ، ج 2، ص 275۔
33. اشعری، مقالات و الفرہ، 1361 ہجری شمسی، ص 56۔
34. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیندہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 107۔
35. اشعری، مقالات الاسلامیین، 1400ھ، ص 12۔
36. اشعری، مقالات الاسلامیین، 1400ھ، ص 11۔
37. نوبختی، فرق الشیعہ، انتشارات دار الاضواء، ص 63؛ شہرستانی، الملل و النحل، 1364 ہجری شمسی، ج 1، ص 207۔
38. نوبختی، فرق الشیعہ، انتشارات دار الاضواء، ص 63۔
39. نوبختی، فرق الشیعہ، انتشارات دار الاضواء، ص 63۔
40. نوبختی، فرق الشیعہ، انتشارات دار الاضواء، ص 62-63؛ سبحانی، بحوث فی الملل و النحل، مؤسسة

النشر الاسلامی، ج7، ص15۔

41. شیخ طوسی، اختیار معرفة الرجال، 1409ھ، ج1، ص223۔
42. شہرستانی، الملل و النحل، 1364 ہجری شمسی، ج1، ص209؛ اشعری، المقالات و الفرہ، 1361 ہجری شمسی، ص187۔
43. شہرستانی، الملل و النحل، 1364 ہجری شمسی، ج1، ص209۔
44. نوبختی، فرق الشیعة، انتشارات دار الاضواء، ص38۔
45. نوبختی، فرق الشیعة، انتشارات دار الاضواء، ص38۔
46. نوبختی، فرق الشیعة، انتشارات دار الاضواء، ص38۔
47. شیخ طوسی، اختیار معرفة الرجال، 1409ھ، ج2، ص30۔
48. نوبختی، فرق الشیعة، انتشارات دار الاضواء، ص83؛ اشعری، المقالات و الفرق، 1361 ہجری شمسی، ص191۔
49. نوبختی، فرق الشیعة، انتشارات دار الاضواء، ص83؛ اشعری، المقالات و الفرق، 1361 ہجری شمسی، ص191۔
50. نوبختی، فرق الشیعة، انتشارات دار الاضواء، ص83؛ شیخ طوسی، اختیار معرفة الرجال، 1409ھ، ج1، ص478۔
51. شیخ طوسی، اختیار معرفة الرجال، 1409ھ، ج1، ص482-483۔
52. نوبختی، فرق الشیعة، انتشارات دار الاضواء، ص43؛ مشکور، فرہنگ فرق اسلامی، 1375 ہجری شمسی، ص228۔
53. نوبختی، فرق الشیعة، انتشارات دار الاضواء، ص43-44؛ مشکور، فرہنگ فرق اسلامی، 1375 ہجری شمسی، ص228-229۔
54. نوبختی، فرق الشیعة، انتشارات دار الاضواء، ص43-44؛ مشکور، فرہنگ فرق اسلامی، 1375 ہجری شمسی، ص228-229۔
55. نوبختی، فرق الشیعة، انتشارات دار الاضواء، ص43-44؛ مشکور، فرہنگ فرق اسلامی، 1375 ہجری شمسی، ص228-229۔
56. شیخ طوسی، اختیار معرفة الرجال، 1409ھ، ج2، ص127۔
57. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص142۔
58. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص143۔
59. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص143۔
60. ابوالمعالی، بیان الادیان، 1376 ہجری شمسی، ص52۔
61. بشبیشی، الفرق الاسلامیة، ص29۔
62. شیخ صدوق، الاعتقادات، 1414ھ، ص100-101۔
63. نمونہ کے لئے ملاحظہ کریں: طعیمة، الغلو و الفرق الغالیہ بین الاسلامیین، 2009م، ص241؛ صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص145-148۔
64. امین، اعیان الشیعة، دار التعارف للمطبوعات، ج1، ص23۔

65. امین، اعیان الشیعہ، دار التعارف للمطبوعات، ج 1، ص 23۔
66. مشکور، فرہنگ فرق اسلامی، 1375 ہجری شمسی، ص 255۔
67. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 131-132۔
68. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 132۔
69. مشکور، فرہنگ فرق اسلامی، 1375 ہجری شمسی، ص 255۔
70. مشکور، فرہنگ فرق اسلامی، 1375 ہجری شمسی، ص 255؛ صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 131-132۔
71. طبرسی، الاحتجاج، 1403ھ، ج 2، ص 474-475۔
72. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 133۔
73. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 133۔
74. شیخ طوسی، الغیبة، 1411ھ، ص 398۔
75. اشعری، المقالات و الفرہ، 1361 ہجری شمسی، ص 100۔
76. اشعری، المقالات و الفرہ، 1361 ہجری شمسی، ص 100۔
77. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 136۔
78. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 136۔
79. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 136۔
80. شیخ طوسی، الغیبة، 1411ھ، ص 410-411۔
81. مشکور، فرہنگ فرق اسلامی، 1375 ہجری شمسی، ص 467۔
82. شیخ طوسی، رجال الطوسی، 1373 ہجری شمسی، ص 410 و 428۔
83. شیخ طوسی، کتاب الغیبة، 1411ھ، ص 399۔
84. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 138۔
85. خویی، معجم رجال الحدیث، 1409ھ، ج 17، ص 335۔
86. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 138۔
87. شیخ طوسی، کتاب الغیبة، 1411ھ، ص 400۔
88. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 309۔
89. رضازادہ عسگری، «نقش غلات در تخریب چہرہ شیعہ»، ص 169۔
90. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 313-315۔
91. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 315۔
92. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 315۔
93. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 315-316۔
94. نمونہ کے لئے ملاحظہ کریں: قمیصی، الصراع بین الاسلام و الوثنية، 1402ھ، ج 1، مقدمہ، ص «ح»؛ صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 323-325۔
95. صفری فروشانی، غالیان (جریان ہا و برآیند ہا)، 1378 ہجری شمسی، ص 325-326۔